شانِ ربُّ العالمین

بزبانِ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتب

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا تحسین رضا قادری مرکزی

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء وطالبات

شعبہ حفظ: 150	شعبہ ناظرہ: 386
شعبہ درسِ نظامی: 150	شعبہ تجوید: 14

اورانہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کررہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

اسٹاف Male/Female

شعبہ حفظ وناظرہ 21 اساتذہ	شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 21 اساتذہ
شعبہ درسِ نظامی وتجوید 20 اساتذہ	باورچی 3 خادم 6 چوکیدار 2

کُل طلباء وطالبات کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 72 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گئو گلی میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail

Account Title: M.arshad and Shahzad **Branch code:** 15
A/c Number: 6-01-15-20301-714-212608
Bank: habibmetro **Branch:** Jodia bazar

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

اربعون حديثا نبويا فی الثناء علی اللہ تعالی

کا پہلا اردو ترجمہ بنام

شان رب العالمین

بزبان

رحمۃ للعالمین

اللہ تبارک وتعالی کی شان کبریائی پر 40 احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتب:

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی

علیہ الرحمہ [م: 1350ھ]

مترجم:

مولانا تحسین رضا قادری مرکزی

مکتبہ برکات المدینہ

اہلسنت کا منفرد اشاعتی ادارہ

مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہارِ شریعت، بہادر آباد، کراچی

فون: 34124141 موبائل: 0321-3531922

www.waseemziyai.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ...... : اربعون حدیثا نبویا فی الثناء علی اللہ تعالی
مرتب ...... : امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی [م:1350ھ]
اردو نام ...... : شانِ ربُ العالمین بزبان رحمۃ للعالمین
مترجم ...... : مولانا تحسین رضا قادری مرکزی
اشاعت ...... : محرّم الحرام ۱۴۴۴ ہجری بمطابق اگست ۲۰۲۲ء
ناشر ...... : مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہارِ شریعت، کراچی
فون: 0335-2251682 / 021-34124141
صفحات ...... : 64

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی اور لاہور۔ فون: 32212011
مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ فون: 34926110
نیو مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ فون: 0331-2207552
مکتبہ حماد، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ رابطہ: 0314-2261916
مکتبہ الغنی، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ رابطہ: 0315-2717547
مکتبہ رضویہ، گاڑی کھاتہ، آرام باغ، کراچی۔ فون: 32627897
شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7246006
زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ، لاہور۔ فون: 7248657
مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ، لاہور۔
مکتبہ نوریہ رضویہ، دربار مارکیٹ، لاہور۔
پروگریسو بکس، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7352795
فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7224899
مکتبہ مہریہ کاظمیہ، نیو ملتان۔ فون: 061-6560699

www.waseemziyai.com

فہرست مضامین

انتساب ---------------------------- 4
انتساب از مترجم ------------------------------------ 5
عرض ناشر ---------------------------------- 6
تقریظ - حضرت مفتی محمد عثمان رضوی قادری ------------------ 8
تقریب - مولانا تحسین رضا قادری مرکزی --------------- 10
حالات مرتب - امام نبہانی ---------------------- 15
آغاز کتاب -- 20

www.waseemziyai.com

انتساب

امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

غوث اعظم

سید محی الدین عبدالقادر جیلانی

ہم شبیہ غوث اعظم

سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

مجدد اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی

محدث اعظم

سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سرکار کلاں

سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

www.waseemziyai.com

شرفِ انتساب

شہرستان علم و فضل، مادر علمی۔

مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا

کے نام

جس کی بدولت اس خدمت دین کے لائق ہوا۔

احقر الانام

محمد تحسین رضا قادری مرکزی

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود و سلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، ان کے اہلِ بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور ائمہ شریعت و طریقت پر۔

کتاب "**شان رب العالمین بزبان رحمۃ للعالمین**" عارف حق و عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی علیہ الرحمہ [م: 1350ھ] کی کتاب "اربعون حدیثا نبویا فی الثناء علی اللہ تعالیٰ" کا پہلا سلیس اردو ترجمہ ہے۔

امام نبہانی نے بڑے ہی دل کش اور عالمانہ انداز سے اس کتاب میں ایسی 40 احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کی ہیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان الوہیت و ربوبیت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ مجموعہ اربعین احادیث امام نبہانی کی مشہور کتاب "مجموع الاربعین اربعین من احادیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا حصہ ہے، جس میں آپ علیہ الرحمہ کی 40 اربعینات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ مجموعہ اربعینات کئی اعتبار سے اہم ہے۔ ایک زمانے سے میری دلی خواہش تھی کہ اس مجموعہ میں موجود تمام اربعینات کا اردو ترجمہ کروا کر الگ الگ کتابی شکل میں شائع کیا جانا چاہیے۔ میں نے اس ضمن میں اپنے خاص احباب سے رابطہ کیا اور اس اہم دینی کام کی طرف توجہ دلائی کہ اس کام کے کئی دعوتی اور اصلاحی فوائد ہیں۔ میرے اس مشورے پر چند ایک احباب نے لبیک کہتے ہوئے اپنے علمی تعاون کا یقین دلایا۔ انہی چند دوستوں میں، میرے عزیز علامہ مولانا محمد عطاء النبی حسینی ابو العلائی مصباحی صاحب قبلہ بھی تھے۔ یہ مولانا موصوف کا خاص وصف ہے کہ شروع سے ہی اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد دکن کے ہر ایک علمی کام میں مکمل اخلاص

www.waseemziyai.com

کے ساتھ اپنا علمی تعاون پیش کرتے آئے ہیں۔ میں نے انہیں کچھ اربعینات اردو ترجمہ کے لیے بھیج دیے۔ انہی اربعینات میں "اربعون حديثا نبويا في الثناء على الله تعالى" بھی تھی، جس کا ترجمہ مولانا عطاء النبی صاحب نے فاضل نوجوان۔ مولانا تحسین رضا قادری مرکزی صاحب [متعلم جامعۃ الرضا، بریلی شریف] صاحب سے کروایا۔ مولانا تحسین صاحب نے اس مجموعہ اربعین احادیث کا اردو زبان میں انتہائی شستہ، سلیس اور رواں ترجمہ کیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ایک جاندار مقدمہ بنام **تقریب** بھی لکھا، جس سے کتاب کی افادیت دوبالا ہوگئی۔

میں ممنون و مشکور ہوں فقیہ النفس، قاضی نیپال الحاج الشاہ مفتی محمد عثمان رضوی قادری مدظلہ العالی [مرکزی دارالافتاء والقضا جنکپور، نیپال] کا جنھوں نے کتاب پر اپنی تقریظ سے اس کام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور کتاب کی اہمیت کو اجاگر کر دیا۔

موجودہ دور میں اس کی اہمیت و افادیت کا اندازہ لگاتے ہوئے **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** یہ کتاب برِّصغیر کے اردو خواں اہل ذوق کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت الحمد للہ! مختلف اہم عربی کتب و رسائل کا اردو ترجمہ کرانے کی سعادت حاصل کی ہے، یہ کتاب **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** کی 68ویں اشاعتی پیش کش ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت کو قبول فرمائے، ہر کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، ناشرین و اراکین "**اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**" کو مزید دینی و علمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع و فیض بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

فقیر غوثِ جیلاں وسمناں

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس۔

www.waseemziyai.com

تقریظ جلیل

فقیہ النفس، قاضی نیپال

الحاج الشاہ مفتی محمد عثمان رضوی قادری

مدظلہ العالی

خادم مرکزی دارالافتاء والقضا جنکپور، نیپال

باسمہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم. وبفضل حبیبہ الشفیع،
صلی علیہ وعلیٰ الہ. وصحبہ اجمعین۔
وبعد،

اللہ کا نائب اکبر، رب کا محبوب اعظم فداہ روحی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو مظہر ذات وصفات الٰہیہ، مصدر کائنات رب العالمین، ماینطق عن الھواء ان ھوالاوحی یوحی، کی تفسیر، وحی الٰہی کا منبع ومخزن، وحی متلو وغیر متلو کا سرچشمہ، جن کے اقوال وافعال احادیث کریمہ کی شکل میں مسلمانوں کے لئے خیر وبرکت کا مجموعہ، اہل علم حضرات نے اسی حسین سنگم ومجموعہ کے تراجم ومطالب تحریری شکل میں پیش کرنے کی سعادتیں حاصل کیں۔ وہیں چہل حدیث کی صورت میں بہت سارے رسالے ''اربعین'' وجود میں آئے۔

میرے عزیز، نور چشمی، سرور مخزن قلبی مولانا حافظ وقاری محمد تحسین رضا مرکزی زیر تعلیم ہیں اور الحمد للہ امسال عرس رضوی کے موقع سعید پر ''جامعۃ الرضا'' سے فضیلت کی دستار بندی سے مشرف ہونے جارہے ہیں۔ اسی موقعہ سعید پر بجائے کارڈ وکلینڈر چھاپنے

www.waseemziyai.com

کے انھوں نے چہل حدیث کریمہ کا مجموعہ ’’الاربعین‘‘ نکالنے کا عزم مصمم کیا ہے۔

احادیث کریمہ کو جمع کرلینا کمال نہیں، ان کو صاحب حدیث علیہ التحیۃ والثنا کے مقصد ومنشا کے مطابق ترجمہ کی شکل دینا یقیناً باعث خیر وبرکت ہے۔ میں نے ان کے ترجمہ کو دیکھا، طرز تحریر اور سلیس اردو کو دیکھا، دل باغ باغ ہوگیا، یہ ان کی پہلی کوشش ہے جس کی ابتداء انھوں نے حصول برکت کے لئے ’’الاربعین‘‘ سے کیا۔

اللہ پاک کی ذات سے امید ہے کہ عزیز موصوف کی تحریر وقلم میں طاقت عطا فرمائے اور اس کتاب کو مقبول تام فرما کر اجر جزیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

محمد عثمان الرضوی القادری

خادم مرکزی دارالافتاء والقضاء ومرکزی ادارہ شرعیہ جنکپور، نیپال

۱۵ر محرم الحرام ۱۴۴۱ھ

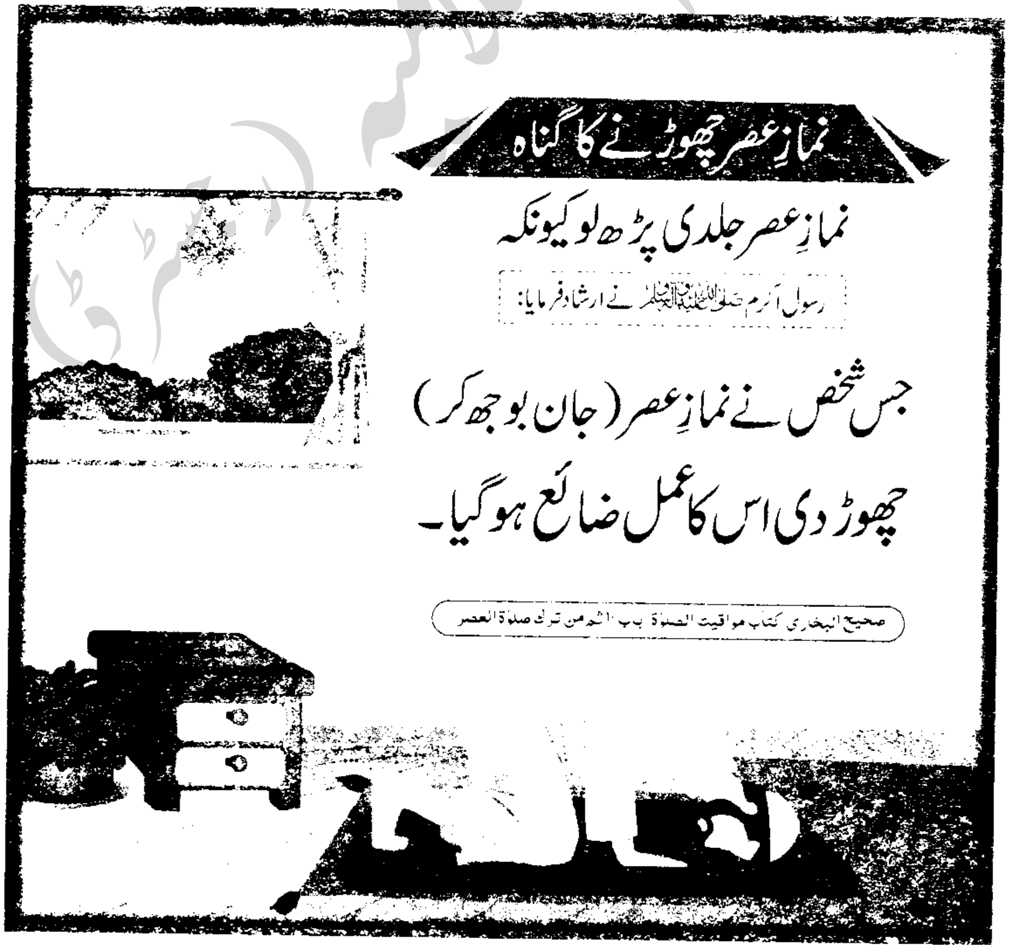

www.waseemziyai.com

تقریب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

وعلیٰ آلہ اصحابہ اجمعین

اما بعد

فقد قال النبی ﷺ :من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امری دینہا بعثہ اللہ یوم القیامۃ فی زمرۃ الفقہاء والعلماء۔ (شرح الاربعین الامام النووی، مقدمہ، ص: ۲۰۰)

ترجمہ:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری امت پر شفقت کرتے ہوئے امری دینی سے متعلق چالیس (۴۰) حدیثیں یاد کیں تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس شخص کو علما و فقہا کی جماعت میں اٹھائے گا۔

وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: سئل رسول اللہ ﷺ ماحد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا ؟ فقال رسول اللہ ﷺ من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا و کنت لہ یوم القیامۃ شافعا و شہیدا ۔

ترجمہ:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے کہ جس تک پہونچ کر آدمی فقیہ بن جاتا ہے؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

www.waseemziyai.com

جس نے میری امت کے لئے امر دینی سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں تو اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا، میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا اور اس کی گواہی دوں گا۔
(مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم، ص:۳٦)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''ادخلتہ یوم القیامۃ فی شفاعتی''
یعنی میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔

چالیس حدیثوں کے حفظ کا وسیع مفہوم:

ان احادیث کریمہ میں ''حفظ'' جو فرمایا گیا ہے اس کا مفہوم کیا ہے؟ اور یہ اپنے اندر کتنی وسعت رکھتا ہے؟ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

''علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے مراد و مقصود لوگوں تک چالیس حدیثوں کا پہونچانا ہے، خواہ یہ حدیثیں اسے یاد نہ ہو اور ان کا معنی بھی اسے معلوم نہ ہو۔'' (اشعۃ اللمعات، ج ا، ص:١٨٦، کتاب العلم)

چالیس حدیثوں کی فضیلت کو امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''حدیث میں ''چہل حدیث'' کی بہت فضیلت آئی ہے۔ ائمہ و علما نے رنگ رنگ کی چہل حدیث لکھیں ہیں۔'' (الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ص: ۳۸۵، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف)

حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ شرح مشکوۃ ''مراٰۃ المناجیح'' میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

''اس حدیث کے بہت پہلو ہیں۔ چالیس حدیث یاد کر کے مسلمانوں کو سنانا، چھاپ کر ان میں تقسیم کرنا، ترجمہ یا شرح کر کے لوگوں کو سمجھانا، راویوں سے سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا سبھی اس میں داخل ہیں۔ یعنی جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری امت تک پہنچادے تو قیامت میں اس کا حشر علمائے دین کے زمرے میں ہوگا اور میں اس کی

www.waseemziyai.com

خصوصی شفاعت اور اس کے ایمان وتقویٰ کی خصوصی گواہی دوں گا۔ ورنہ عمومی شفاعت اور گواہی تو ہر مسلمان کو نصیب ہوگی۔

اسی حدیث کی بنا پر تقریباً تمام محدثین نے جہاں حدیثوں کے دفتر لکھے وہاں علیحدہ ''چہل حدیثیں'' جسے اربعینیہ'' کہتے ہیں جمع کیں۔'' (مرأۃ المناجیح، ج ا، کتاب العلم، ص:۲۲۱)

اربعین کا لغوی واصطلاحی مفہوم:

اربعین:

اس کا لغوی معنی ہوتا ہے کہ چالیس حدیثوں پر مشتمل کتاب اور اصطلاح محدیثین میں ''اربعین'' چالیس احادیث کریمہ کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں کہ جس میں کسی محدث نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیس (۴۰) اقوال جمع کئے ہوں۔ خواہ یہ چالیس حدیثیں ایک ہی موضوع پر مشتمل ہوں، یا چند موضوعات سے متعلق ہوں۔ ایک ہی مسئلہ کی ہوں یا چند مسائل کی۔ ایک ہی راوی کی ہوں یا چند راویوں کی۔ ایک کتاب کی ہوں یا چند کتابوں کی۔ بہر حال ان چالیس حدیثوں کی جمع وتدوین میں بہت وسعت ہے۔

حدیث اربعین کی حیثیت واقعیہ:

اکثر ائمہ جرح وتعدیل نے اس حدیث اربعین کی سندوں پر کلام کیا ہے جس کی وجہ سے ائمہ نے اس حدیث اربعین کو ضعیف قرار دیا مگر اس کی اسنادی حیثیت کے ضعف سے یہ لازم نہیں آتا کہ حقیقت میں بھی اس کے اندر ضعف ہے یا یہ موضوع ہے یا یہ غیر معمول بہ ہے بلکہ یہ حدیث پاک حقیقی طور پر کم سے کم درجۂ حسن پر فائز ہے جس کی مندرجہ ذیل یہ چند وجوہات ہیں:

ایک تو یہ حدیث پاک کثرت طُرُق سے مروی ہے۔ (یاد رہے کہ یہ حدیث معنی کی یکسانیت کے متعدد الفاظ میں ۱۳/اجل صحابہ کرام سے مروی ہے۔)

اس کا مفہوم چونکہ احادیث کریمہ کی تبلیغ وترسیل اور نشر واشاعت پر مبنی ہے اور یہ مفہوم کئی صحیح حدیثوں کے عین موافق ہے۔ لہذا اس حدیث کو ان صحیح حدیثوں کی موافقت و متابعت اور تائید وتوثیق حاصل ہے۔

1]- یہ حدیث فضائل اعمال سے متعلق ہے۔

www.waseemziyai.com

2]۔ یہ حدیث کسی اصول شرعی سے متصادم نہیں بلکہ عمل خیر کی دعوت دے رہی ہے۔

3]-اسباب تقویت کی بنیاد پر اس کا اسنادی ضعف اس حدیث پر عمل پیرا ہونے سے مانع نہ ہوگا۔

4]-ائمہ کرام نے اس حدیث پاک سے استناد بھی کیا ہے اور استشہاد بھی۔

5]-مجتہدین کرام نے اس پر عمل کرتے ہوئے ''اربعینات'' تحریر فرمائی ہیں۔

6]-اس حدیث پاک کو خیر القرون سے لے کر اب تک علما، فقہا، ائمہ م، محدثین، مفسرین غرض کہ امت کا شرف قبول اور ''تلقی بالقبول'' حاصل ہے۔

7]-''تلقی بالقبول'' کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ احادیث کریمہ کے عظیم ذخیرہ میں متقدمین ومتأخرین کے ہر چھوٹے بڑے امام علم وفن اور علمائے شریعت اسلامیہ کی سینکڑوں ''اربعینات''ہمیں ملتی ہیں۔

یہ اور ان کے علاوہ کچھ اور بھی اسباب ہیں جن کی وجہ سے حدیث ضعیف، ضعف سے نکل کر حسن بلکہ صحیح تک ترقی کر جاتی ہے۔لہذا کسی حدیث کی سند کے سلسلہ میں ائمہ جرح وتعدیل، جرح کر کے اس کے ضعف کو سنداً ثابت بھی کر دیں تو اس سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حدیث قابل عمل نہ رہی یا یہ کہ وہ موضوع ہوگئی،اس لئے کہ حدیث صحیح اور موضوع کے درمیان بہت سے درجے ہوتے ہیں۔ (تلخیص از الھاد الکاف فی حکم الضعاف للامام احمد رضا خان)

اربعین نویسی کے موجد:

امام نووی فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے اس سلسلہ میں عبد اللہ ابن مبارک نے تصنیف کی، پھر محمد بن اسلم طوسی، پھر حسن بن سفیان نسائی، پھر امام ابوبکر آجوری، پھر دار قطنی، حاکم ابو معین اور ابو عبد الرحمٰن بن سلمی وغیرہم۔متقدمین ومتأخرین کی بڑی تعداد نے تصنیف کی ہیں، نیز ہر ایک کے اغراض ومقاصد مختلف اور طرز انتخاب جداگانہ ہیں۔غرض کہ جس نے بھی امت کی نفع رسانی کے لئے چالیس احادیث ان تک پہونچائیں اور خود بھی دین پر قائم اور عمل پیرا رہا وہ انشاء اللہ اس فضیلت کا مستحق ہوگا۔'' (فیض القدیر، ج ۶، مقدمہ اربعین نووی)

مذکورہ روایات میں چالیس احادیث یاد کرنے والوں کی جو فضیلت وارد ہے اور

www.waseemziyai.com

اس حدیث کے تحت علمائے کرام کے اقوال سے جو ترسیل وتبلیغ کا مفہوم مترشح ہے اسی کو حاصل کرنے کے مقصد سے اس (اربعین) کے ترجمہ کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی ہے تا کہ دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند ہوسکوں اور اس سے استفادہ کرنے والے حضرات بھی دنیوی واخروی نعمتوں سے سرفراز ہوسکے۔

ھدیۂ تشکر: ''من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ'' جس نے لوگوں کا شکریہ ادانہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکریہ ادانہیں کیا۔لہذا ابرادرمکرم حضرت علامہ ومولانا عطاء النبی حسینی مصباحی (ناظم اعلی جامعۃ المدینہ فیضان رضا بریلی شریف واڈیٹر سہ ماہی ،سنی پیغام، نیپال) کا انتہائی ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے اولاً کتاب کے انتخاب میں مدد کی بعدہ بے پناہ مصروفیات کے باوجود تصحیح ونظر ثانی کا فریضہ انجام دیا اور حوصلہ شکن لمحات میں دست تعاون دراز فرما کر حوصلہ افزائی کی۔

عم محترم فقیہ عصر قاضی نیپال الحاج الشاہ مفتی عثمان الرضوی القادری ادام اللہ فیوضہ علینا واطال اللہ عمرہ ،کی بارگاہ میں راقم سراپا سپاس ہے کہ جنھوں نے پیہم مصروفیات کے باوجود تقریظ تحریر فرما کر دعاؤں سے نوازا ،جس سے کتاب کے حسن میں دوبالگی آگئی۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر مولانا حسنین رضا مرکزی وہارون رضا متعلم جامعۃ الرضا کا ذکر نہ کروں اس لئے کہ اول الذکر نے ترجمہ کے دوران بعض مقامات پر رہنمائی کی وہیں مؤخر الذکر نے اپنا لیپ ٹاپ دے کر کمپوزنگ کے مرحلہ کو آسان کر دیا۔

جس کے تعاون سے یہ کتاب منظر عام پہ آرہی ہے ،دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ،مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی ،مقیم حال ،جدہ شریف ،حجاز مقدس اور اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن ، حیدرآباد دکن اور اہل فاؤنڈیشن کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور دارین کی بھلائیوں سے نوازے۔آمین بجاہ سید المرسلین!

اخیر میں اہل علم کی بارگاہ میں مؤدبانہ التماس ہے کہ کہیں کوئی خامی نظر آئے تو ضرور بغرض اصلاح مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کو درست کیا جاسکے۔

تحسین رضا قادری مرکزی

www.waseemziyai.com

حالات مرتب

امام یوسف بن اسماعیل نبھانی شافعی

علیہ الرحمہ [م:1350ھ]

علامہ شیخ محمد یوسف بن اسماعیل نبھانی کی ذات گرامی ان نابغۂ روزگار شخصیتوں میں سے ایک ہے جنہوں نے اپنے علم و فضل اور دینی غیرت وحمیت کے ساتھ دین اسلام اور اس کے ماننے والوں کے ایمان و یقین کے تحفظ و بقا میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اسلام دشمن عناصر کے داخلی اور خارجی فتنوں کی سرکوبی کے لیے نوک قلم سے تلوار کا کام لیا اور ہر محاذ پر امت مسلمہ کی مسیحائی فرمائی۔

نام ونسب:

علامہ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل بن محمد ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

ولادت:

علامہ یوسف نبہانی ۱۲۶۵ھ مطابق ۱۸۴۹ء میں اپنے آبائی وطن فلسطین کے ''اجزم'' نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ''نبہان'' عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے، اسی قبیلے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے آپ کو نبہانی کہا جاتا ہے۔

تعلیم وتربیت:

آپ کے والد گرامی شیخ اسماعیل بن یوسف نبہانی ایک جید عالم دین اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ نے قرآن پاک اپنے والد سے پڑھا اور ان ہی کی آغوش تربیت میں پروان چڑھے۔ جب آپ کی عمر سترہ سال ہوئی تو والد محترم نے اعلیٰ تعلیم کے لیے مصر

www.waseemziyai.com

بھیجا جہاں آپ یکم محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں مشہور یونیورسٹی الازہر میں داخل ہوئے۔اور تقریباً ساڑھے چھ سال تک اساطین امت اور علماے اسلام سے اکتساب فیض کرتے رہے۔(حجۃ اللہ علی العالمین (مترجم) ص:۲۱، مطبع: برکات رضا، پوربندر گجرات)

جن اساتذہ کے چشمۂ صافی سے آپ نے سیرابی حاصل کی، ان چند کے اسما یہ ہیں:

(۱)علامہ سید محمد دمنہوری؛(۲) شیخ ابراہیم؛(۳) شیخ احمد شافعی؛(۴) شیخ حسنما لکی؛(۵)علامہ شمس الدین محمد انبانی؛(۶)علامہ عبدالقادر رافعی، حنفی؛(۷)علامہ شیخ یوسف حنبلی۔

زیور علم وفن سے آراستہ ہونے کے بعد آپ استانہ چلے گئے جہان آپ جریدہ "الجوائب" سے وابستہ ہو گئے۔ پھر ایک عرصہ تک شعبۂ قضا سے منسلک رہے، یہاں تک کہ بیروت میں وزات قانون وانصاف کے سربراہ بن گئے اور بیس سال سے زیادہ مدت تک اس عظیم منصب پر فائز رہے۔ عمر کے آخر حصے میں مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہیں عبادت وریاضت اور تصنیف وتالیف میں مشغول ہو گئے۔

تصنیف وتالیف:

اسلام کے اس مایہ ناز فرزند نے قلمی میدان میں ایسی بیش بہا تصانیف چھوڑی ہیں کہ جن کے مطالعہ سے آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ مذہب حق اہل سنت وجماعت کی ترویج واشاعت اور مذاہب باطلہ (نجدیہ، خارجیہ، رافضیہ، وغیرھا) کی تردید میں آپ نے جو قابل قدر علمی وتحقیقی کتابیں تحریر فرمائی ہیں ان میں سے چند کا تذکرہ درج ذیل ہے:

- قرۃ العین علی منتخب الصحیحین
- الفتح الکبیر فی ضم الزیاد الی الجامع الصغیر
- جواھر البحار فی فضائل النبی المختار
- مجموعۃ اربعینات
- مفرج الکروب ومفرح القلوب

www.waseemziyai.com

- حزب الاستغاثه لسید السادات
- احسن الوسائل فی نظم اسماء النبی الکامل
- کتاب الأسماء للنبی الاسمی
- تراجم اعیان علماء الامة
- حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین
- فضائل النبی
- کمالات أصحاب رسول
- العقود اللؤلؤیة فی المدائح المحمدیة
- الورد الشافی من المورد الصافی
- ھادی المرید إلی طرق الأسانید
- الأسالیب البدیعة فی فضل الصحابة وإقناع الشیعة
- إرشاد الحیاری فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاری
- البرھان المسدد فی إثبات نبوۃ سیدنا محمد ﷺ
- القول الحق فی مدائح خیر الخلق
- أحادیث الأربعین فی أمثال أفصح العالمین
- أحادیث الأربعین فی وجوب طاعة أمیر المؤمنین
- سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین
- سبیل النجاۃ فی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ
- رفع الاشتباہ فی إستحالة الجھة علی اللہ
- أحادیث الأربعین فی فضائل سید المرسلین
- المجموعة النبھانیة فی المدائح النبویة
- الشرف المؤبد لآل محمد ﷺ وغیرہ۔

قادر الکلام شاعر:

آپ قادر الکلام شاعر بھی تھے، شعر گوئی میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ نے اپنی

www.waseemziyai.com

شاعری کے ذریعہ عقائد حقہ کو واضح فرمایا اور دین سے سرتابی کرنے والوں کا سر کچل کر رکھ دیا۔

آپ کے زمانے میں دشمن اسلام، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹانے اور آپ کے فضائل و کمالات مٹانے کی ناپاک کوشش کر رہے تھے، اور بہت سی اسلام مخالف تحریکوں نے اپنا سر ابھار رکھا تھا، آپ اپنی زبان و قلم کو ہتھیار بنا کر ان سے نبرد آزما ہوئے اور نظم و نثر کے ذریعہ ان کے ناپاک عزائم اور فتنوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا نیز تجدد پسند اور باطل پرست تحریکوں کو موت کی نیند سلا دیا۔

فن شاعری میں آپ کے قادر الکلامی کی منہ بولتی تصویر مندرجہ ذیل کتابیں ہیں:

(۱) النظم البدیع فی مولد الشفیع۔

(۲) الهمزیة الالفیه (طیبة الغراء) فی مدح سید الانبیاء۔

(۳) قصیدة سعادة المعاد فی موازنة بانت سعاد۔

(۴) قصیدة الرائیة الکبری۔

(۵) الرائیة الکبری فی ذم البدعة و مدح السنة الغراء۔

فن تصوف میں نمایاں مقام:

لوگ آپ کو القاضی، الفقیہ، الصوفی کے لقب سے یاد کرتے تھے، علم تصوف میں آپ کو نمایاں مقام حاصل تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں آپ نے بہت سے قصائد تحریر فرمائے، مدح نبی آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ اسی وجہ سے آپ کی اکثر تصانیف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف اور مدح و ثنا پر مشتمل ہیں۔ آپ نے ''تصوف'' کو متعدد طرق کے علمائے کرام سے حاصل کیا، جیسا کہ ''الاعلام الشرقیة'' کے مصنف نے شمار کرائے ہیں اور وہ یہ ہیں:

طریقۂ شاذلیہ:

محمد بن مسعود القاضی اور علی نور الدین یشرطی سے۔

طریقۂ نقش بندیہ:

امداد اللہ الفاروقی اور غیاث الدین ارملی سے۔

www.waseemziyai.com

طریقۂ قادریہ:

حسن بن ابی حلاوہ الغزی سے۔

طریقۂ رفاعیہ:

عبدالقادر بن ابی رباح الدجانی الباقی سے۔

طریقۂ خلوتیہ:

حسن رضوان السعیدی سے۔

وفات:

۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۲ء میں علامہ نبہانی نے دار آخرت کے لیے رخت سفر باندھا اور بیروت میں آسودۂ خاک ہوئے۔

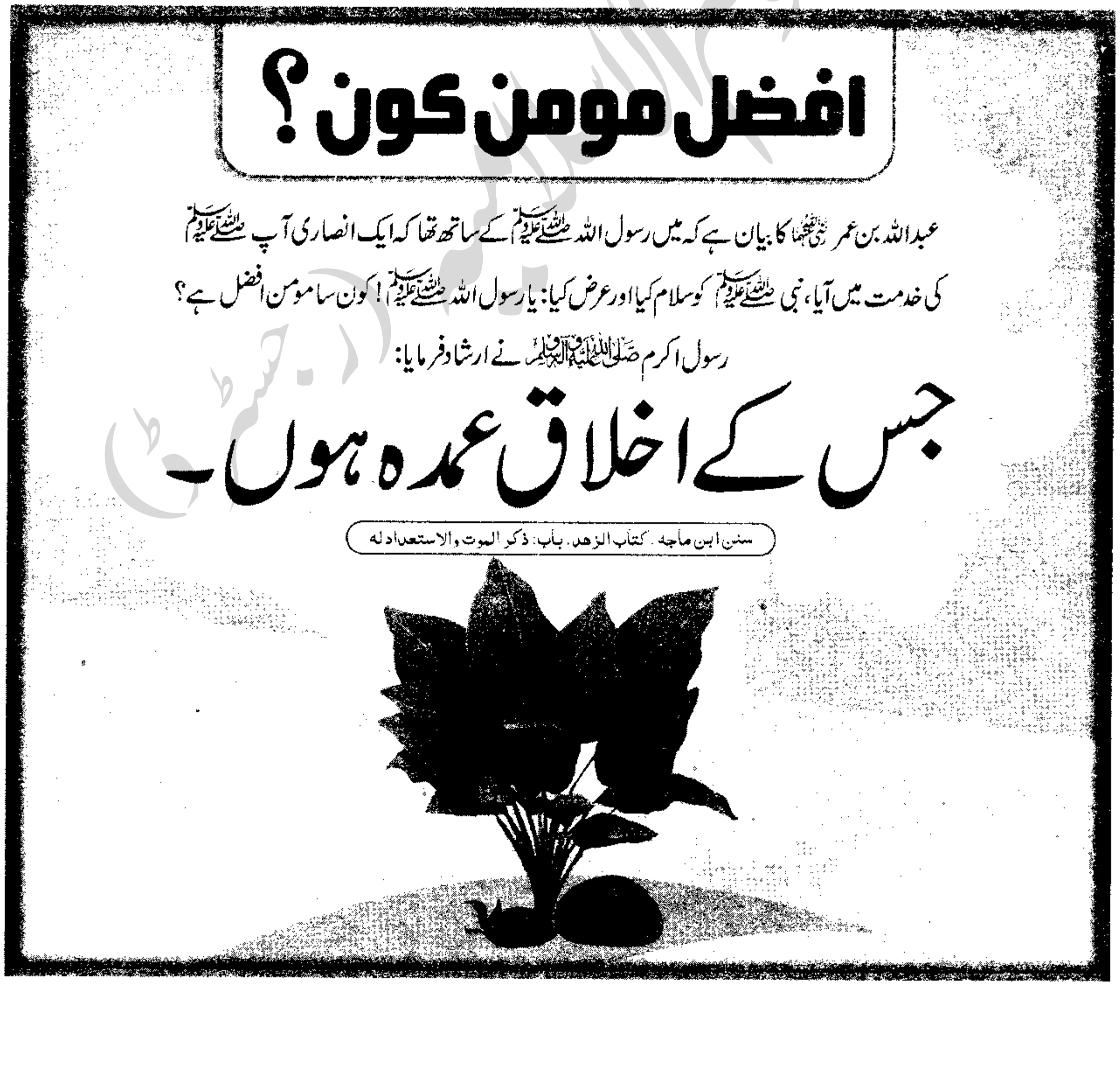

www.waseemziyai.com

اربعون حدیثا نبویا
فی الثناء علی اللہ تعالی

حدیث-[۱]

عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال: كُنَّا فِي سَفَرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَرْبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بصيرا وهو معكم، والذين تدعونه اقرب الى احد كم من عنق راحلته۔" روای البخاری، ومسلم وغیرھما، اربعوا: تأنوا۔ [أخرجه مسلم، (۴۸۸۰)۔وابن أبی شیبة فی مصنفه (۸۲۷۰)]

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا:
ہم ایک سفر میں تھے کہ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم لوگ اپنی جان پر نرمی کرو، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو اور نہ غائب کو۔ بے شک تم اس ذات کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے اور سنتا دیکھتا ہے اور جس ذات کو تم پکار رہے ہو وہ تم میں سے ہر ایک کے اس کی سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔)

www.waseemziyai.com

حدیث-[۲]

عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

" إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلاَ يَقُلِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْلِی إِنْ شِئْتَ ارحمنی ان شئت ، وَلَكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فان اللہ لا مستكره له۔" روالبخاری و مسلم۔

[أخرجه مسلم (۲۶۸۰)، وأحمد فی مسنده (۲۷۲)، وأبو یعلی فی مسنده (۲۴۹۲)، وأبن أبی الدنیا فی الصمت وآداب اللسان (۳۷۲)]

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے:

اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے؛ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، لیکن وہ سوال میں اصرار کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والے نہیں۔

حدیث-[۳]

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذَى يسمعه مِنَ اللهِ تَعَالَى، يَدْعُونَ لَهُ الوَلَد ثم يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔" رواه البخاری و مسلم۔ [أخرجه البخاری (۷۳۲۸)، و مسلم (۲۸۰۶)، وأبن حبان (۶۴۲)]

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تکلیف دہ باتیں سن کر کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں، لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں پھر (بھی) وہ انہیں معاف کرتا اور رزق دیتا ہے۔

حدیث-[۴]

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ:

www.waseemziyai.com

قَدِمَ عَلَى النبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي إِذَ وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ فَأَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- أَتَرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ «. قُلْنَا لاَ ، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لاَ تَطْرَحَهُ. فَقَالَ : اللّٰهُ أَرْحَمُ الراحمين بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا۔" [أخرجه البخاری (۵۶۵۳)، ومسلم (۲۷۵۴)، والبزار (۲۸۷)، والطبرانی فی الأوسط (۲۰۱۱)]

ترجمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ قیدی لائے گئے تو جبھی قیدی میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی کہ اچانک اس نے قیدیوں میں اپنا بچہ پالیا تو اس نے اس بچہ کو اٹھا کر پیٹ سے چمٹالیا اور اسے دودھ پلانے لگی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم لوگوں نے عرض کیا: نہیں! وہ اسے نہیں پھینک سکتی، تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے اپنے بچے سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہے۔

حدیث-[۵]

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔" [أخرجه البخاری (۷۴۳۵)]

وفی رواية، قَالَ:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا، ثُمَّ قَرَأَ : {وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا۔}[طه : ۱۳۰] رواه البخاری و مسلم وغیرهما وتضامون فی رواية "تضارون" ای: لا تختلفون حتی

www.waseemziyai.com

يحصل لكم ضيم و ضرر۔ [أخرجه البخاري (٧٩٠٩)، ومسلم (١٠٠٨)، والترمذي في جامعه (٢٤٩١)، وابن ماجه في سننه (١٧٣)، أحمد في مسنده (١٨٨٣٢)، وأبو نعيم في المستخرج على مسلم (١٢٤٤)، والبيهقي في السنن الكبرى (١٥٣٣)، والحميدي في مسنده (٧٧٣)، والبطراني في المعجم الكبير (٢٢٣٩)، وأبو بكر بن المقرئ في معجمه (٢٣٣)، و شهدة في مشيختها (١١)، والطبراني في صريح السنة (٣)، وابن المفضل المقدسي في الأربعين (١٥٠)]

ترجمہ:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
بے شک عنقریب تم لوگ اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھو گے۔

اور ایک روایت میں انہوں نے کہا:
ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودھویں رات کا چاند دیکھ کر فرمایا:
عنقریب تم لوگ اپنے رب کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو جس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی اختلاف ومزاحمت نہیں (دھکا مکی نہیں) سو اگر تم سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے قبل کی نماز پڑھنے کی استطاعت رکھتے ہو تو ایسا کرو، پھر آپ نے پڑھا:

وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها [طہ:١٣٠]

ترجمہ:
اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔

اور ایک روایت میں تضارون ہے، تضامون کی جگہ، یعنی تم اختلاف نہیں کرو گے یہاں تک کہ تمہیں ضرر پہنچے۔

حديث-[٦]

عن عائشة ـ رضى الله عنها ـ أنها كانت تقول : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

www.waseemziyai.com

"سددوا وقاربوا واشربوا فانه لن يدخل الجنة أحدا الجنة عمله، قالوا، ولا أنت يا رسول الله؟ قال: ولا أنا الا أن يتغمدني الله برحمته۔" رواه البخاري و مسلم، و"السداد": الاستقامة، والقصد في الأمور، والاعتدال فيها، و مثله معنى "قاربوا" أي: اقتصدوا بدون غلو في الأمور۔[أخرجه البخاري (٦١٠٢)، و مسلم (٢٨١٨)، وأحمد (٢٦٣٨٦)]

ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فرماتی تھی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیدھے راہ پر گامزن رہو، اور غلو کو چھوڑ کر میانہ روی اختیار کرو، اور خوش خبری دو، بے شک کسی شخص کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا، تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔

السدادا: معنی: سیدھا راستہ، معاملات کا قصد کرنا، اس میں میانہ روی اختیار کرنا، اس کے مثل معنی، قاربوا کا بھی ہے، یعنی بغیر غلو کے معاملات کا قصد کرنا۔

حدیث-[٧]

عن ابی سعيد الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"تكون الأرض يوم القيامة خبزة واحدة يتكفؤها الجبار بيده كما يتكفأ أحدكم خزته في السفر نزلا لأهل الجنة۔" رواه البخاري و مسلم، ونزل الضعيف: مايكرم به۔[أخرجه البخاري (٦٥٢٠)، و مسلم (٢٧٩٥)، وعبد بن حميد في مسنده (٩٦٢)]

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

www.waseemziyai.com

قیامت کے دن زمین ایک روٹی کے مانند ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اپنے دست اقدس سے جنتیوں کی مہمانی کے لیے اس زمین کو ایسے الٹ پلٹ دے گا جیسے تم میں سے کوئی شخص روٹی کو سفر میں الٹ پلٹ کرتا ہے۔

نزل الضیف: جس سے مہمان کی تعظیم کی جائے۔

حدیث-[٨]

أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول:

"يكشف ربنا عن ساقه فيسجد له كل مؤمن و مؤمنة ويبقى من كان يسجد في الدنيا رياء و سمعة فيذهب ليسجد فيعود ظهره طبقا واحدا" رواه البخاري و مسلم، معنى "يكشف عن ساقه" الساق في اللغة : الأمر الشديد ، كشف الساق مثل شدة الأمر ـ [أخرجه البخاري (٤٩١٩)، ومسلم (٤٧٢)]

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

ہمارا رب (آخرت میں) اپنی ساق کھولے گا تو ہر مومن مرد و عورت اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائیں گے، اور جو شخص دنیا میں دکھاوے اور نام وری کے لئے سجدہ کرتا تھا، تو جیسے ہی سجدہ کے لئے جائے گا تو اس کی پیٹھ ایک طبق کے مانند ہو جائے گی۔

یکشف عن ساقۃ کا معنیٰ:

الساق فی اللغۃ: الامر الشدید، و کشف الساق: معنیٰ: شدت امر۔

حدیث-[٩]

عن ابی هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال:

يا معشر قريش اشتروا أنفسكم من الله لا أغني عنكم من الله

www.waseemziyai.com

شيئا، يا نبي عبد مناف اشتروا أنفسكم من الله لا أغني عنكم من الله شيئا، يا عباس بن عبد المطلب لا أغني عنک من الله شيئا، يا صفية عمة رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا أغني عنه من الله شيئا، يا فاطمة بنت محمد سليني من مالي ما شئت لا أغني عنک من الله شيئا۔" رواه البخاري و مسلم وغيرهما۔ [أخرجه البخاري (۲۷۵۳)، ومسلم (۲۰۹)، والنسائي في سننه (۳۶۴۶)، و في السنن الكبرى (۶۴۴۰)، والدارمي في سننه (۲۷۴۳)، وأبن حبان (۶۵۴۹)، وأبو عوانة في مسنده (۲۷۲)، و أبو نعيم في المستخرج على مسلم (۵۰۴)، والبيهقي في السنن الكبرى (۲۸۰/۶)، والطبراني في مسند الشاميين (۳۰۲۴)]

وراه مسلم عن عائشة ۔ رضي الله عنها، رواه الامام أحمد و الترمذي عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ بلفظ: "يا معشر قريش أنقذوا أنفسكم من النار فاني لا أملک لكم من الله ضرا ولا نفعا، يا معشر بني عبد مناف أنقذوا أنفسكم من النار فاني لا أملک لكم من الله ضرا ولا نفعا، يا معشر بني هاشم أنقذوا أنفسكم من النار فاني لا أملک لكم من الله ضرا ولا نفعا، يا معشر بني عبد المطلب أنقذوا أنفسكم من النار فاني لا أملک لكم من الله ضرا ولا نفعا، يا فاطمة بنت محمد أنقذي نفسک من النار فاني لا أملک لک ضرا ولا نفعا ان لک رحما و سأبلها ببلالها" أبلها ببلالها؛ أي: أصلها، يقال: بل رحمه اذا وصلها، ومنه حديث: "بلوا أرحامكم۔" [أخرجه مسلم (۳۴۸)، والترمذي في جامعه (۳۱۸۵)، وأحمد في مسنده (۸۵۰۹)، وابن حبان (۶۴۶)]

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے جماعتِ قریش! اپنی جانوں کو اللہ سے بیچ دو، میں اللہ کی جانب سے (آئی) کسی چیز کو تم سے (از خود) نہیں ٹال سکتا، اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بیچ دو، میں اللہ کی جانب سے (آئی) کسی چیز کو تم سے (از خود) نہیں ٹال سکتا۔ اے عباس بن

www.waseemziyai.com

عبد المطلب! میں اللہ کی جانب سے (آئی) کسی چیز کو تم سے (از خود) نہیں ٹال سکتا، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کی جانب سے (آئی) کسی چیز کو تمہاری جان سے (از خود) نہیں ٹال سکتا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ! تو میرے مال سے جتنا چاہے مانگ لے (لیکن) میں اللہ کی جانب سے (آئی) کسی چیز کو تمہاری جان سے (از خود) نہیں ٹال سکتا۔

اور اسی حدیث کو امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

اور امام احمد و ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس لفظ کے ساتھ روایت کی:

اے قریش کی جماعت! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اس لیے کہ میں تمہارے لیے اللہ کی بارگاہ میں کچھ نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں، اے بنو عبد مناف کی جماعت! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اس لیے کہ میں تمہارے لیے اللہ کی بارگاہ میں کچھ نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں، اے جماعت بنو ہاشم! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اس لیے کہ میں تمہارے لیے اللہ کی بارگاہ میں کچھ نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں، اے جماعت بنو عبد المطلب! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اس لیے کہ میں تمہارے لیے اللہ کی بارگاہ میں کچھ نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں، اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم اپنی جان کو آگ سے بچاؤ اس لیے کہ میں تمہارے لیے کچھ نفع و نقصان مالک نہیں ہوں۔ ہاں! بے شک میں تمہارا رشتہ دار ہوں سو عنقریب تمہیں رشتہ داری کا فیض پہنچاؤں گا، اور اسی سے بلوا ار حامکم ایک حدیث ہے۔

حدیث-[۱۰]

عن عمر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"اذا قال المؤذن: اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر، فقال أحد کم: اللّٰہ اکبر اکبر، ثم اذا قال: أشھد أن لا الہ الا اللّٰہ، قال: أشھد أن لا الہ الا اللّٰہ، ثم قال: أشھد محمدا رسول اللّٰہ، قال: أشھد أن محمدا رسول اللّٰہ، ثم قال: حی علی الصلاۃ، قا: لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ، ثم قال حی علی الفلاح، قا: لا حول ولا

www.waseemziyai.com

قوة الا باللہ، ثم قال: اللہ اکبر اللہ اکبر، قال: اللہ اکبر اللہ اکبر، ثم قال: لا الہ الا اللہ، قال: لا الہ اللہ من قلبہ دخل الجنة۔" رواہ مسلم۔ [أخرجہ مسلم (٣٨٨)، وأبو داود في سننہ (٥٢٧)، و ابن خزيمة (٤١٠)، و ابن حبان (١٦٨٥)، و أبو عوانة في مسندہ (٩٩٣)، وأبونعيم في المستخرج على مسلم (٨٤٣)، والنسائي في السنن الكبرى (٩٧٨٥)، والبيهقي في السنن الكبرى (١/ ٤٠٨)، والحميدي في مسندہ (٢١٧)، والبزار في مسندہ (٢٨٥)، والسراج في مسندہ (٥٨)]

ترجمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب موذن: اللہ اکبر، اللہ اکبر کہے تو تم میں سے بھی کوئی (شخص اس کے جواب میں): اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر جب: اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی: اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے، پھر موذن: اشھد ان محمد الرسول اللہ کہے، تو وہ کہے: اشھد ان محمد الرسول اللہ، پھر موذن: حی علی الصلاۃ کہے، تو وہ کہے: لاحول ولا قوۃ الا باللہ، پھر موذن: حی علی الفلاح کہے، تو وہ: لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر جب موذن: اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، تو وہ کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر موذن: لا الہ الا اللہ کہے، تو وہ صدق دل سے کہے: لا الہ الا اللہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

حدیث-[١١]

عن عبد اللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ان قلوب بني آدم كلها بين اصبعين من أصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء" ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتک۔" رواہ مسلم۔ [أخرجہ مسلم (٢٦٥٤)، وأحمد في مسندہ (٦٥٣٣)، والبزار في مسندہ (٢٤٦٠)، وعبد بن حميد في مسندہ (٣٤٨)]

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

www.waseemziyai.com

بے شک ابن آدم کے دل، اللہ رحمن و رحیم کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہے، وہ جس طرح چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے دلوں کو پھیرنے والے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی طاعت [فرماں برداری] کی طرف پھیر دے۔

حدیث-[۱۲]

عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"لا یموتن أحدمنکم الا وھو یحسن الظن باللہ تعالیٰ۔" رواہ الامام أحمد و مسلم، أبوداود، وابن ماجہ۔[أخرجہ مسلم (۲۸۱۲)، ابن ماجہ فی سننہ (۴۱۶۸)، و أحمد فی مسندہ (۱۳۹۷۷)، والبیھقی فی السنن الکبری (۳/۳۷۷)، و أبو یعلی فی مسندہ (۲۰۵۳)، وعبدبن حمید فی مسندہ (۱۰۱۵)]

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے ہر شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

حدیث-[۱۳]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"أمر اللہ بعبد الی النار فلما وقف علی شفتھا التفت، فقال: أما واللہ یا رب ان کان ظنی بک لحسن، فقال اللہ تعالیٰ: ردوہ فأنا عند ظن عبدی بی فغفرلہ۔" رواہ البیھقی۔[أخرجہ البیھقی فی شعب الایمان (۸۶۳۹)]

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جہنم کا حکم فرمائے گا، تو وہ جب جہنم کے کنارے پر رک کر متو

www.waseemziyai.com

جہ ہوتے ہوئے عرض کرے گا: قسم بخدا! اے میرے رب! بے شک میں تیرے ساتھ حسن ظن رکھتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے لوٹا دو (واپس کرو) اس لیے کہ میں اپنے بندے کے اپنے ساتھ حسنِ ظن کے مطابق (معاملہ) کرتا ہوں پھر اسے بخش دیا جائے گا۔

حدیث-[۱۴]

عن ابن عمر - رضی الله عنهما - ان رجلا من الحبشة أتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال:

یا رسول الله فضلتم علینا بالألوان والنبوة أفرأیت ان آمنت بمثل ما آمنت به و عملت بثمل ما عملت به انی لکائن معک فی الجنة؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نعم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من قال: "لا اله الا الله کان له بها عهد عند الله، ومن قال: سبحان الله کتب له مائة ألف حسنة" فقال رجل: یا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیف نهلک بعد هذا؟ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "والذی نفسی بیده أن الرجل لیجیء یوم القیامة بعمل لو وضعه علی جبل لأثقله، فتقوم النعمة من نعم الله فتکاد تستنفذ ذلک کله ولا ما یتفضل الله من رحمته ثم نزلت: "هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورا" الی قوله تعالی: (واذا رأیت ثم رأیت نعیما و ملکا کبیرا) [الانسان: ۱-۲۰] فقال الحبشی: یا رسول الله وهل تری عینی ی الجنة مثل ما تری عینک؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "نعم" فبکی الحبشی حتی فاضت نفسه" قال ابن عمر: فأنا رأیت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدلیه فی حفرته۔ رواه الطبرانی۔[أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط (۱۲۱۰)، وفی المعجم الکبیر (۱۳۴۳۱)، و أبو نعیم فی حلیة الأولیاء (۴۴۰۲)، وفی معرفة الصحابة (۸۶۴)، وابن حبان فی المجروحین (۲۵۰)]

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا:

www.waseemziyai.com

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ہم پر رنگوں اور نبوت کی وجہ سے فضیلت دی گئی تو آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں ایمان لے آؤں جس طرح آپ ایمان لائے، اور میں ان تمام چیزوں پر عمل کروں جس پر آپ عامل ہیں، تو میں آپ کے ساتھ جنت میں رہوں گا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! پھر فرمایا:

جس نے لا الہ الا اللہ کہا، اس کی وجہ سے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور وعدہ ہے، اور جس نے سبحان اللہ کہا، اس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھی جاتی ہے، تو اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس کے بعد کیسے ہلاک ہوں گے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، ایک شخص قیامت کے دن ضرور ایسا عمل انجام دے گا کہ اگر اس کو کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ پہاڑ گراں بار ہو جائے، تو اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت قائم ہوگی، تو قریب ہے کہ وہ تمام عمل کو ختم کر دے، اگر اللہ کا فضل یعنی رحمت نہ ہو، پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيأ مذكورا --- الى قوله تعالى: واذا رأيت ثم رايت نعيما وملكا كبيرا۔ (الانسان:۱-۲۰)

تو حبشی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ مجھے جنت میں ویسے ہی دیکھ رہے ہیں جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو حبشی شخص رویا یہاں تک کہ اس کی روح پرواز کر گئی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو (اپنے دست اقدس سے) گڑھے میں ڈالا (قبر میں)۔

حدیث-[۱۵]

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال:

"خرج من عندی خلیلی جبرائیل آنفا، فقال: یا محمد والذی بعثک بالحق ان اللہ عبدا من عبادہ عبد اللہ خمس مأة سنة علی رأس جبل فی البحر عرضه و طوله ثلاثون ذراعا فی ثلاثین ذراعا، والبحر محیط به

www.waseemziyai.com

أربعة آلاف فرسخ من كل ناحية، وأخرج له عينا عذبة بعرض الأصبع تبض بماء عذب فيستنقع في أسفل الجبل، وشجرة رمان تخرج في كل ليلة رمانة يتعبد يومه، فاذا أمسى نزل فأصاب من الوضوء وأخذ تلك الرمانة فأكلها ثم عاد لصلاته فسأل ربه عند وقت الأجل أن يقبضه ساجدا وألا يجعل للأرض ولا لشيء يفسده عليه سبيلا حتى يبعثه وهو ساجد۔

قال: ففعل، فنحن نمر عليه اذا هبطنا واذا عرجنا فنجد له في العلم أنه يبعث يوم القيامة فيوقف بين يدي الله تعالىٰ فيقول له الرب: أدخلوا عبدي الجنة برحمتي، فيقول: رب بل بعملي، فيقول: اذ دخلوا عبدي الجنة برحمتي، فيقول: رب بل بعملي، فيقول الله: قايسوا عبدي بنعمتي عليه و بعمله، فنوجد نعمة البصر قد أحاطت بعبادة خمسمائة سنة، و بقيت نعمة الجسد فضلا عليه، فيقول: ادخلوا عبدي النار فيجر الى النار، فينادي: رب برحمتك أدخلني الجنة، فيقول: ردوه فيوقف بين يديه، فيقول: يا عبدي من خلقك ولم تك شيئا؟ فيقول: أنت يارب، فيقول: من قواك لعبادتي خمسمائة سنة؟ فيقول: أنت يارب، فيقول: من نزلك في جبل وسط اللجة و أخرج لك الماء العذب من الماء المالح أخرج لك كل ليلة رمانة وانما تخرج مرة في السنة، و سألته أن يقبضك ساجدا ففعل؟ فيقول: أنت يارب، قال: فذالك برحمتي، وبرحمتي أدخلك الجنة أدخلوا عبدي الجنة، فنعم العبد كنت يا عبدي فأدخله الله الجنة، قال جبرائيل: انما الأشياء برحمة الله يا محمد۔" رواه الحاكم، قال الحافظ المنذري: وهذا الحديث صحيح الاسناد۔

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا:

میرے خلیل جبرئیل علیہ السلام ابھی میرے پاس سے گئے، تو انہوں نے کہا: اے

www.waseemziyai.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں ایک ایسا بندہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی پانچ سو سال تک سمندر میں واقع ایک پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی، جس (پہاڑ) کی لمبائی و چوڑائی تیس گز در تیس گز ہے، اور سمندر ہر طرف سے چار ہزار فرسخ کے مماثل محیط (گھیرے ہوئے) ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے میٹھا چشمہ جاری کر دیا تھا جس کی چوڑائی انگلی برابر تھی اور وہ پانی پہاڑ کی جڑ میں صاف ہو جاتا تھا۔ اور ایک انار کا درخت، جس سے ہر رات ایک انار آتا جو کہ اس کی غذا بنتا، جب شام ہوتی تو وہ اتر کر وضو کرتا، اور ایک انار کا پھل کھاتا اور اپنی نماز پڑھنے لگتا۔ پھر وہ اپنے رب سے دعا گو ہوتا: کہ وہ موت کے وقت سجدے کی حالت اس کی روح قبض کرے اور یہ دعا بھی کرتا کہ وہ (اللہ) زمین کو اور ہر چیز کو ایسا کر دے کہ مرنے کے بعد اس کو کوئی چیز خراب نہ کر دے یہاں تک کہ وہ اسے بروز قیامت سجدہ کی حالت میں ہی مبعوث فرمائے، راوی نے کہا: تو اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی، جب ہم (پہاڑ پر) چڑھتے اترتے تو اس کے پاس سے گزرتے، تو ہم نے اسے علم میں پاتے کہ اسے قیامت کے دن مبعوث کیا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا تو رب تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میرے بندے کو جنت میں میری رحمت کے سبب داخل کرو، تو بندہ کہے گا: اے میرے رب! بلکہ میرے عمل کے سبب، تو رب تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو جنت میں میری رحمت کے سبب داخل کرو، تو بندہ کہے گا: اے میرے رب! بلکہ میرے عمل کے سبب، تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: میرے بندے کے عمل کو میری نعمت سے وزن کرو، تو (فقط) آنکھ کی نعمت اس کے پانچ سو سالہ عبادت کو گھیر لے گی، اور بدن کی نعمت اس پر زائد ہوگی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم میں داخل کرو، تو اسے جہنم کی طرف کھینچ کر لے جایا جائے گا، تو وہ پکارے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں اپنی رحمت کے صدقے داخل فرما، تو رب تعالیٰ فرمائے گا: اسے واپس کرو تو اسے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا، تو وہ فرمائے گا: اے میرے بندے کس نے تجھے پیدا کیا جب کہ تیرا وجود نہ تھا؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب تم نے، تو فرمائے گا: کس نے تجھے پانچ سو سال تک میری عبادت کے لیے طاقت دی؟ تو وہ کہے گا: اے رب تم نے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کس نے تجھے سمندر کے درمیان پہاڑ پر نازل کیا، اور تیرے

لیے کھارا پانی سے میٹھا پانی نکالا، اور ہر رات ایک انار کا پھل نکالا جب کہ وہ سال میں ایک ہی بار نکلتا ہے، اور تو نے سوال کیا کہ وہ سجدے کی حالت میں روح قبض کرے تو یہ تمام کس نے کیا؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب تم نے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب میری رحمت ہی کی وجہ سے ہے، اور میں تجھے اپنی رحمت ہی کے صدقے جنت میں داخل کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا میرے بندے کو جنت میں داخل کرو، اے میرے بندے! تو کتنا بہترین بندہ ہے! تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا، جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے شک تمام چیزیں اللہ کی رحمت ہی سے ہے۔

حدیث-[١٦]

عن واثلة بن الأسقع رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"یبعث اللہ یوم القیامة عبدا لا ذنب له فیقول: بأی الأمرین أحب الیک أن أجزیک بعملک أو بنعمتی ورحمتی؟ قال: رب انک تعلم أنی لم أعصیک، قال: خذوا عبدی بنعمة من نعمتی فما تبقی حسنة الا استغرقتها تلک النعمة، فیقول: رب بنعمتک ورحمتک، فیقول: بنعمتی ورحمتی۔" رواہ الطبرانی۔[أخرجه الطبرانی فی مسند الشامیین (٣٣٩٠)]

ترجمہ:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے بندے کو اٹھائے گا جس کے نامۂ اعمال میں بالکل گناہ نہ ہو سو رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: دو امروں میں سے کون سا تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تجھے جزاء (بدلہ) دوں، تیرے عمل کے بدلے یا میری نعمت ورحمت کے بدلے؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! بے شک تو جانتا ہے کہ میں نے تیری نافرمانی نہیں کی، رب فرمائے گا: میرے بندے کو میری کسی نعمت کے سبب پکڑ کرو (مواخذہ کرو)۔ تو کوئی نیکی باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ نعمت اس کے تمام نیکیوں کو گھیر لے گی، تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اپنی نعمت ورحمت کے صدقے (جنت میں داخل فرما) تو

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی نعمت ورحمت کے صدقے (تجھے جنت میں داخل کیا)۔

حدیث-[۱۷]

أنس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

" یخرج لابن آدم یوم القیامة ثلاثة دواوین دیوان فیه العمل الصالح، ودیوان فیه ذنوبه، ودیوان فیه النعم من الله علیه، فیقول الله تعالی لأصغر نعمة: أحسبه، قال فی دیوان النعم: خذی ثمنک من عمله الصالح فتستوعب عمله الصالح ثم تنحی، و تقول: عزتک ما استوفیت و تبقی الذنوب و النعم، وقد ذهب العمل الصالح فاذا أراد الله تعالی أن یرحم عبدا، قال: یا عبدی قد ضاعفت لک حسناتک و تجاوزت عن سیئاتک أحسبه قال: ووهبت لک نعمی۔" [رواه البزار۔ أخرجه البزار کما فی مجمع الزوائد (۱۸۴۳۴)]

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنی آدم کے لیے قیامت کے دن تین دیوان نکالے جائیں گے،

(۱) نیک عمل کا دیوان،

(۲) گناہوں کا دیوان اور

(۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے پر ہونے والی نعمتوں کا دیوان،

(راوی کا گمان ہے کہ حضور نے فی دیوان النعم فرمایا) تو اللہ تعالیٰ اپنی سب سے چھوٹی نعمت سے فرمائے گا: تو اپنا حصہ اس کے نیک عمل سے لے لے، تو وہ (نعمت) اس کے تمام نیک عمل کو گھیر لے گی پھر کنارے ہو کر کہے ہوگی: تیری عزت کی قسم! میں نے اپنا پورا حصہ لیا بھی نہیں جب کہ نعمتیں اور اس کے گناہ باقی رہیں، اور عمل صالح (بھی) ختم ہو چکا، تو جب اللہ تعالیٰ بندے پر رحم کرنے کا ارادہ فرمائے گا، تو فرمائے گا: اے میرے بندے! میں نے تیری نیکیوں کو دو گنا کر دیا اور تیری خطاؤں کو درگزر کر دیا، راوی کا گمان ہے کہ حضور

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور میں نے تجھے اپنی نعمتیں ہبہ کر دیں۔

حدیث-[۱۸]

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"انی لأعلم آخر أهل النار خروجا منها و آخر أهل الجنة دخولا الجنة، رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله له: اذهب فأدخل الجنة فيأتيها فيخيل اليه أنها ملأى، فيرجع فيقول: يارب وجدتها ملأى، فيقول الله له: أذهب فأدخل الجنة، فان لك مثل الدينا وعشرة أمثالها فيقول: اتسخربي وأنت الملک؟ رواه البخاري ومسلم۔[أخرجه البخاري (۶۵۷۱)، ومسلم (۱۸۸)، وابن ماجه في سننه (۴۳۳۹)، وأبو عوانة في مسنده (۴۲۸)، وأبويعلى في مسنده (۵۱۳۹)، والشاشي في المسند (۷۸۶)]

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک مجھے معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جہنم سے کون نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں کون داخل ہوگا۔ ایک ایسا شخص جہنم سے کولہوں کے بل نکلے گا، تو اللہ اس سے فرمائے گا: جاؤ! جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ جنت کے پاس آئے گا تو سمجھے گا کہ جنت بھر چکی ہے، تو وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، اس لیے کہ جنت میں تیرے لیے دنیا کے مثل اور اس سے (بھی) دس گنا ہے، تو وہ کہے گا: تو مالک ہو کر مجھ سے مذاق فرماتا ہے؟

حدیث-[۱۹]

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

www.waseemziyai.com

"ید اللہ ملأی لا یغیضها نفقة سحاء اللیل والنهار أرأیتم ما أنفق منذ خلق السماء والأرض فانه لم یغض ما فی یده (وکان عرشه علی الماء) [هود:۷] وبیده المیزان یخفض ویرفع۔" رواه البخاری ومسلم۔[أخرجه البخاری (۷۴۱۱)، والطبرانی فی مسند الشامیین (۳۲۸۸)]

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات و دن کے خرچ سے اس میں کمی نہیں ہوتی، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب سے زمین وآسمان کی تخلیق فرمائی کس قدر اس نے خرچ کیا لیکن اس کے باوجود اس کے ہاتھ میں کمی نہ آئی:

وکان عرشه علی الماء

ترجمہ: اور اس کا عرش پانی پر ہے۔(ھود:۷)

اور اسی کیلئے ہاتھ میں میزان ہے جسے وہ جھکاتا ہے اور بلند کرتا ہے۔

حدیث-[۲۰]

عن ابن عمر-رضی اللہ عنهما-قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیه کنفه وستره، فیقول: أتعرف ذنب کذا أتعرف ذنب کذا؟ فیقول: نعم أی رب حتی قرره بذنوبه ورأی فی نفسه أنه قد هلک، قال: سترتها علیک فی الدنیا وأنا أغفرها لک الیوم، فیعطی کتاب حسناته، وأما الکفار والمنافقون فینادی بهم علی رؤوس الخلائق: (هولاء الذین کذبوا علی ربهم ألا لعنة اللہ علی الظالمین) [هود:۱۸]۔ رواه البخاری ومسلم۔[أخرجه البخاری (۲۴۴۱)، ومسلم (۷۱۹۱)]

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

www.waseemziyai.com

بے شک اللہ مؤمن بندے کو (بروز قیامت) قریب کرے گا، پھر اس پر اپنی رحمت کا پر رکھ کر چھپا لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم فلاں فلاں گناہ کو جانتے ہو؟ تو بندہ عرض کرے گا: ہاں! اے میرے رب یہاں تک کہ وہ اپنے تمام گناہوں کا اقرار کر لے گا اور دل میں خیال کرے گا کہ وہ ہلاک ہو چکا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تیرے گناہوں کو دنیا میں پوشیدہ رکھا اور میں آج ان تمام گناہوں کو تیرے لیے بخشتا ہوں تو اسے اس کی نیکی کا نامہ اعمال عطا کیا جائے گا، اور لیکن کفار ومنافقین، تو انہیں تمام مخلوق کے سامنے پکارا جائے گا:

هؤلاء الذين كذبوا على ربهم ألا لعنة الله على الظالمين [ھود:۱۸]

ترجمہ کنز الایمان:

یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔

حدیث-[۲۱]

عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

”ان الله تعالىٰ يقول لأهل الجنة: يا أهل الجنه فيقولون: لبيك ربنا وسعديك والخير كله في يديك، فيقول: هل رضيتم؟ فيقولون: مالنا لا نرضى وقد أعطيتنا مالم قط أحدا من خلقك، فيقول: ألا أعطيكم أفضل من ذلك؟ فيقولون: يا رب وأي شيء أفضل من ذلك؟ فيقول: أحل عليكم رضواني فلا أسخط عليكم بعده أبدا۔“ رواه البخاري و مسلم [أخرجه البخاري (۳۱۵۶)، ومسلم (۲۸۰۴)]

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے جنتیو! تو وہ کہیں گے اے ہمارا رب! ہم حاضر ہیں اور تمام طرح کی بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے؟ تو بندے عرض گزار ہوں گے: ہمیں کیا ہو گیا کہ ہم راضی نہ ہو

www.waseemziyai.com

جب کہ تو نے ہمیں وہ تمام چیزیں عطا کیں جو تو نے اپنے مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل ترین چیز عطا نہ کروں؟ تو وہ کہیں گے: اے میرے رب! کون سی چیز اس (جنت) سے بھی افضل ہے، تو فرمائے گا: میں تم پر اپنی خوشنودی حلال کرتا ہوں لہذا میں تم پر اس کے بعد کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گا۔

حدیث-[۲۲]

عن أبی هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

"قال الله تعالىٰ: أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر واقرؤوا ان شئتم (فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين) [السجدة: ١٧]۔ رواه البخاری و مسلم۔ [أخرجه البخاری (٤٧٧٩)، ومسلم (٢٨٢٥)، والترمذی فی جامعه (٣٢٩٢)، وابن ماجه فی سننه (٤٣٢٨)، والدارمی فی سننه (٢٨٢٨)، وأحمد فی مسنده (٩٦٨٨)، وابن حبان (٣٦٩)، والنسائی فی السنن الکبری (١١٠١٩)، والحمیدی فی مسنده (١١٦٧)، وأبو یعلی فی مسنده (٦٢٧٦)، والطبرانی فی مسند الشامیین (١٣٥)، وابن المبارک فی مسنده (١٢١)، وابن أبی شیبة فی مصنفه] (٣٤٩٧٠)، ومعمر فی الجامع (٢٠٨٧٤)، ونعیم بن حماد فی الزهد (٢٧٣)، وهناد فی الزهد (٢)]

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں نے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے نہ دیکھیں اور نہیں کسی کان نے سنیں اور نہیں کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا، اور اگر تم چاہو تو پڑھو: فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین، [السجدۃ:۱۸]

ترجمہ: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔

www.waseemziyai.com

حدیث-[۲۳]

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"یجمع اللہ الأمم فی صعید واحد یوم القیامة، فاذا بدأ اللہ أن یصدع بین خلقه مثل لکل قوم ما کانوا یعبدون فیتبعونه حتی یقحموهم النار، ثم یأتینا ربنا عز و جل و نحن علی مکان رفیع، فیقول: من أنتم؟ فنقول: نحن المسلمون، فیقول: ما تنتظرون تنتظرون ربکم؟ فنقول: نعم، فیقول کیف تعرفونه ولم تروه؟ فنقول: نعم أنه لا عدل له فیتجلی لنا ضاحکا، فیقول: أبشروا یا معشر الاسلام فانه لیس منکم أحد الا جعلت فی النار یهودیا أو نصرانیا مکانه" رواه الامام أحمد۔ [أخرجة ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۱۸۱۱۸)، ولم أقف علیه عند أحمد]

ترجمہ:

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالی تمام امتوں کو قیامت کے دن ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو جب اللہ تعالی اپنے مخلوق کے درمیان ظہور فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ ہر قوم کے لیے ان کے معبودین کو پیش فرمائے گا تو وہ ان کی پیروی کریں گے یہاں تک کہ وہ انہیں جہنم میں لے جائیں گے، پھر ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا جس وقت ہم ایک بلند جگہ پر ہوں گے تو فرمائے گا: تم کون ہو؟ تو ہم کہیں گے: ہم مسلمان ہیں، تو فرمائے گا: کس کا تم انتظار کررہے ہو، کیا تم اپنے رب کا انتظار کررہے ہو؟ تو ہم عرض کریں گے: ہاں! تو فرمائے گا: تم اپنے رب کو کیسے پہچانو گے جب کہ تم نے اسے دیکھا نہیں؟ تو ہم عرض گزار ہوں گے: ہاں! بے شک اس کے برابر کوئی نہیں، تو رب تعالیٰ ہماری طرف ضحک فرماتے ہوئے تجلی فرمائے گا پھر فرمائے گا: اے مسلمانوں کی جماعت! خوش ہوجاؤ، اس لیے کہ تم میں سے کوئی نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے اس کی جگہ پر جہنم میں یہودی یا نصرانی کو رکھ دیا ہے۔

www.waseemziyai.com

حديث-[۲۴]

عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"من صلى صلاة لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب فهي خداج ثلاثا غير تمام، فقيل لأبي هريرة: انا نكون وراء الامام، فقال: أقرأها في نفسك، فاني سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: قال الله تعالى: "قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي و نصفها لعبدي، و لعبدي ما سأل فاذا قال العبد: "الحمد لله رب العالمين"

قال الله عز وجل: حمدني عبدي، واذا قال: "الرحمن الرحيم" قال: أثنى على عبدي، واذا قال: "مالک يوم الدين" قال: مجدني عبدي، واذا قال: "اياک نعبد واياک نستعين" قال: هذا بيني و بين عبدي و لعبدي ما سأل، فاذا قال: "اهدنا الصراط المستقيم، صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضآلين" [الفاتحة: ۲۔۷]

قال: هذا لعبدي ولعبدي ما سأل۔" رواه الامام أحمد ومسلم، والترمذي، والنسائي، وأبوداود، خداج: ناقصة، وأصل الخداج: ولد الناقة الذي تلقيه قبل تمام الأيام ناقص الخلق۔ [أخرجه مسلم (۳۹۲)، والترمذي في جامعه (۲۹۵۳)، وأبوداود في سننه (۸۲۱)، والنسائي في سننه (۹۰۹)، وفي السنن الكبرى (۷۹۵۸)، وابن ماجه في سننه (۸۳۸)، وأحمد في مسنده (۲۴۵۷۴)، وابن خزيمة (۴۷۱)، وابن حبان (۷۷۶)، وأبو نعيم في المستخرج على مسلم (۸۷۶) والدار قطني في سننه (۱۱۷۶)، والبيهقي في السنن الكبرى (۲/ ۳۹)، وفي معرفة السنن والآثار (۷۵۸)، والطبراني في مسند الشاميين (۱۶۶)، و عبد الرزاق في مصنفه (۲۷۴۴) وابن أبي شيبة في مصنفه (۳۶۳۶)]

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز پڑھی تو وہ ناقص (ناتمام) ہے تین بار فرمایا، تو ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے کہا گیا: ہم تو امام کے بھی پیچھے ہوتے ہیں، تو انہوں نے کہا: تم اس کو اپنے

www.waseemziyai.com

دل میں پڑھو، اس لیے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، تو اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے، اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مانگا، تو جب بندہ کہتا ہے: الحمد للہ رب العالمین،

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی، اور جب کہتا ہے:

الرحمٰن الرحیم،

تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا کی، اور جب کہتا ہے: مالك یوم الدین،

تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری کبریائی (بزرگی) بیان کی، اور جب کہتا ہے: ایّاك نعبد و ایاك نستعین،

تو وہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے سوال کیا، جب کہتا ہے:

اھدنا الصراط المستقیم، صراط اللذین انعمت علیھم، غیر المغضوب علیھم ولا الضالین،

تو وہ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مانگا۔

حدیث-[۲۵]

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ:

"ان الله خلق يوم خلق السموات والارض مائة رحمة "كل رحمة طباقها طباق السماوات والأرض ، فقسم رحمة بين جميع الخلائق ، وأدخر تسعا و تسعين لنفسه فاذا كانت القيامة رد هذه الرحمة فصارت مائة يرحم بها عباده۔" رواه الحاكم، ورواه ابن ماجه۔ [أخرجه مسلم (۲۷۵۲)، وابن حبان (۶۱۴۶)، والحاكم في المستدرك (۴/۲۴۷)، والبزار في مسنده (۲۵۰۷)]

www.waseemziyai.com

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں جس دن اس نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی، ہر رحمت کی کشادگی آسمان اور زمین کی کشادگی کی طرح ہے، سو تمام مخلوق کے درمیان ایک رحمت کی تقسیم کر دی گئی، اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو اپنے لیے ذخیرہ کر رکھا، لہذا جب قیامت قائم ہوگی تو اس رحمت کو لوٹائے گا، تو سو رحمتیں ہو جائیں گی، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

حدیث-[۲۶]

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم:
"ان الله تعالىٰ مائة رحمة أنزل منها رحمة واحدة بين الجن والانس والبهائم والهوام، فبها يتعاطفون و بها يتراحمون و بها تعطف الوحش على ولدها، وأخر تسعا و تسعين رحمة يرحم بها عباده يوم القيامة۔" [أخرجه مسلم (۲۷۵۲)، وأحمد (۹۶۰۷)، وابن ماجه (۴۲۹۳)]

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت کو جن وانس، بہائم اور کیڑے مکوڑے کے درمیان نازل فرمایا، جس کی وجہ سے وہ تمام ایک دوسرے پر شفقت ورحمت سے پیش آتے ہیں، اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر نرمی برتتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو روکے رکھا، تاکہ اس کے ذریعے اپنے بندوں پر قیامت کے دن رحم فرمائے۔

حدیث-[۲۷]

عن أبي رزين العقيلي رضي الله عنه قال:

www.waseemziyai.com

قلت: یارسول اللہ أکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیامۃ و ما آیۃ ذلک فی خلقہ؟ قال ﷺ: "یا أبا رزین ألیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ فانما ھو خلق من خلق اللہ فاللہ أجل و أعظم۔" [رواہ الامام أحمد، وابوداود، وابن ماجہ، والحاکم، والطبرانی۔ (۳) أخرجہ أبوداود فی سننہ (۴۷۳۱)، وابن ماجہ فی سننہ (۱۸۰)، وأحمد فی مسندہ (۱۵۷۵۳)]

ترجمہ:

حضرت ابورزین العقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم میں سے ہر ایک اپنے رب کو قیامت کے دن بے پردہ دیکھیں گے، اور مخلوق میں اس کی کیا علامت ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے ابورزین کیا تم لوگ چودہویں رات کی چاند کو کھلم کھلا نہیں دیکھتے؟ یقیناوہ بھی تو اللہ تعالیٰ کے مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، پس اللہ تعالیٰ تو اس سے بھی عظیم و جلیل (بڑھ کر) ہے۔

حدیث-[۲۸]

عن صہیب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ أنہ قال:
"اذا دخل أھل الجنۃ الجنۃ"، وأھل النار النار، نادی مناد یا أھل الجنۃ: ان لکم عند اللہ یرید أن ینجز کموہ، فیقولون: وما ھو؟ ألم یثقل اللہ موازیننا و یبیض وجوھنا ویدخلنا الجنۃ و ینجینا من النار، فیکشف الحجاب فینظرون الیہ فو اللہ ما أعطاھم اللہ شیئا أحب الیھم من النظر الیہ ولا أسر لأعینھم۔" رواہ الامام أحمد، والنسائی، وابن ماجہ، وابن خزیمۃ، وابن حبان۔ [أخرجہ أحمد (۱۸۹۶۱)، وابن ماجہ (۱۸۷)، وابن خزیمۃ فی التوحید (ص: ۱۸۱)، وابن حبان (۷۴۴۱)، والنسائی فی الکبری (۱۱۲۳۴)، والبزار (۲۰۸۷)، وأبوعوانۃ (۴۱۱)، والطبرانیفی الکبیر (۷۳۱۴)، وفی الأوسط (۷۵۶)]

ترجمہ:

www.waseemziyai.com

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، تو ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنتیو! بے شک اللہ کے حضور تمہارے لیے ایک وعدہ ہے، وہ تم سے اس وعدہ کو پورا کرنا چاہتا ہے، تو بندے عرض گزار ہوں گے: وہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے میزان عمل کو بھاری نہ کیا، چہرے کو سفید نہ کیا، جنت میں داخل نہ کیا اور جہنم سے نجات نہ دی؟ سو پردے کو ہٹایا جائے گا، تو جنتی اس کو دیکھیں گے، بخدا! اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی چیز عطا نہ کی جو انہیں اس (ذات خدا) کی رؤیت سے زیادہ محبوب ہو، اور ان کی آنکھوں کو زیادہ خوشی بخشنے والی ہو۔

حدیث-[۲۹]

أبی عبد اللہ فیروز الدیلمی قال:
أتیت ابی بن کعب فقلت له: قد وقع فی نفسی شیئ من القدر، فحدثنی لعل اللہ أن یذهبه من قلبی، فقال: لو أن اللہ عز و جل عذب أهل سماواته وأهل أرضه عذبهم وهو غیر ظالم، ولو رحمهم کانت رحمته خیرا لهم من أعمالهم، ولو أنفقت مثل أحد ذهبا فی سبیل اللہ ما قبله اللہ منک حتی تؤمن بالقدر، وتعلم ان ما أصابک لم یکن لیخطئک وان ما أخطاک لم یکن لیصیبک، ولو مت علی غیر هذا لدخلت النار، قال: ثم أتیت عبد اللہ بن مسعود فقال مثل ذالک، ثم أتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذالک، ثم أتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ذالک۔" رواہ الامام أحمد، وأبوداود، وابن ماجه۔ [أخرجه أحمد (۲۱۶۲۹)، وعبد بن حمید (۲۴۷)، و أبو داود (۴۶۹۹)، و ابن ماجه (۷۷)، و ابن حبان (۷۲۷)، والطبرانی (۴۹۴۰)، والبیهقی فی شعب الایمان (۱۸۲)]

ترجمہ:
حضرت ابو عبد اللہ فیروز دیلمی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت ابی بن

کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا:

میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ شبہ واقع ہے، تو آپ مجھ سے حدیث بیان کریں شاید کہ اللہ تعالیٰ اس شبہ کو میرے دل سے دور کردے، تو انہوں نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ آسمان وزمین والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں عذاب دے گا اس حال میں کہ وہ ظالم نہیں، اور اگر ان پر رحم فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہے اور اگر تم اللہ کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے اس کو قبول نہیں فرمائے گا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لے آؤ، اور اس بات کا یقین نہ کرلو کہ جو کچھ تمہیں پہنچ جائے اس کی یہ شان نہیں تھی کہ وہ تجاوز کر جائے (تم سے چھوٹ کر آگے بڑھ جائے) اور جو کچھ تم سے آگے بڑھ گیا اس کی شان یہ نہ تھی کہ وہ تمہیں پہنچ جائے اور اگر تم اس کے غیر پر (اس عقیدہ کے علاوہ پر) مرا تو ضرور جہنم میں داخل ہوگا، راوی نے کہا: پھر میں عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کے مثل فرمایا، پھر میں حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسی کے مثل فرمایا، پھر میں زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے اسی کے مثل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی حدیث بیان کی۔

حدیث-[۳۰]

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبة الحاجة، فقال:

”ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نتسغفره، و نعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل الله فلا هادي له، وأشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ”يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وأنتم مسلمون“ [آل عمران: ۱۰۲] ”يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا، يصلح لكم اعمالكم و يغفر لكم ذنوبكم و من يطع الله و رسوله فقد فاز فوزا عظيما“ [الأحزاب: ۷۰۔ ۷۱]۔رواه الامام أحمد، وأبوداود، والترمذي وحسنه۔[أخرجه الدارمي في سننه (۲۲۰۲)، والبيهقي في السنن الكبرى

www.waseemziyai.com

(۲۱۵/۳)، والنسائی فی المسند (۹۱۸)]

ترجمہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبۂ حاجت کی تعلیم اس طرح فرمائی:

بے شک تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے، ہم اس کی حمد بجالاتے، اور اس سے مدد اور بخشش طلب کرتے ہیں، اور نفس کی شرارتوں سے ہم اللہ کی اپنے پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں:

ترجمہ (کنز الایمان):

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان (آل عمران: ۱۰۲)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو، تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی، (الاحزاب: ۷۰، ۷۱)۔

حدیث-[۳۱]

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ان أدنی أهل الجنة أهل الجنة منزلة لمن ينظر الی جناتة وأزواجه ونعيمه وخدمة وسرره مسيرة ألف سنة، وأكرمهم علی الله من ينظر الی وجهه تعالی غدوة وعشية، ثم قرأ: "وجوه يومئذ ناضرة الی ربها ناظرة" [القيامة: ۲۲-۲۳]، رواه الامام أحمد، والترمذی۔ [أخرجه الترمذی فی جامعه (۳۳۳۰)، والحاكم فی المستدرك (۵۰۹/۲)، وأبويعلی فی مسنده (۵۷۲۹)، وعبد بن حميد فی مسنده (۸۱۹)، وابن أبی الدنيا فی صفة الجنة (۳۳)]

www.waseemziyai.com

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک سب سے کم درجے کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے باغات، بیویاں، آرائش، خدام اور تخت کی طرف ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا، اور جنتیوں میں سب سے زیادہ مکرم اللہ کے نزدیک وہ ہوگا جو رب تعالیٰ کا صبح وشام زیارت کرے گا، پھر آپ نے پڑھا:

وجوہ یومئذ ناضرۃ. الی ربھا ناظرۃ [القیامۃ: ۲۳-۲۲]

ترجمہ: کچھ منھ اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے۔

حدیث-[۳۲]

عن ابن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم أنه قال له:
"یا غلام انی أعلمک کلمات أحفظ اللہ یحفظک، أحفظ اللہ تجدہ تجاھک، اذا سألت فاسأل اللہ، واذا استعنت فاستعن باللہ، واعلم أن الامۃ لو اجتمعت علی أن ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبه اللہ لک، ولو اجتمعوا علی أن یضروک لم یضروک الا بشیء قد کتبه اللہ علیک جفت الأقلام ورفعت الصحف۔" رواہ الامام أحمد، والترمذی، والحاکم۔ [أخرجه أحمد (۲۶۶۹)، والترمذی (۲۵۱۶)، وقال: حسن صحیح، والحاکم (۶۳۰۲)]

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے (ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے فرمایا:
اے لڑکے میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرو، اللہ تیری حفاظت فرمائے گا، اللہ کے دین کی حفاظت کرو، اللہ کی مدد کو سامنے پاؤ گے، جب تم مانگو تو اللہ سے مانگو اور جب مدد طلب کرو، تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو، اور جان لو کہ تمام لوگ اگر جمع ہو جائیں اس بات پر کہ وہ تمہیں نفع پہونچائیں تو وہ نفع نہیں پہونچا سکتے مگر اتنا جو اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں نقصان پہونچانے پر جمع ہو جائیں تو وہ نقصان نہیں پہونچا سکتے مگر اتنا جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، قلم سوکھ گئے اور صحیفے اٹھا لے گئے۔

حدیث-[۳۳]

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"سلوا اللہ من فضله فان اللہ یحب أن یسأل، وأفضل العبادة انتظار الفرج۔" رواہ الترمذی۔[أخرجه الترمذی فی جامعه (۳۵۷۱)]

ترجمہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اللہ سے اس کا فضل مانگو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔ اور افضل ترین عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔

حدیث-[۳۴]

عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"من لم یسأل اللہ یغضب علیه۔" رواہ الترمذی۔[أخرجه الترمذی فی جامعه (۳۳۷۳)]

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا، تو وہ اس پر غضب فرماتا ہے۔

حدیث-[۳۵]

عن عبد اللہ بن أنیس رضی اللہ عنہ أنه سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول:

"یحشر اللہ العباد یوم القیامة عراة غرلا بهما" قال: قلنا: ما بهما؟

قال: لیس معهم شیء ثم ینادیهم بصوت یسمعه من بعد کما یسمعه من

www.waseemziyai.com

قرب: "أنا الديان أنا الملك لا ينبغي لأحد من أهل النار أن يدخل النار وله عند أحد من أهل الجنة حق حتى أقصه منه، ولا ينبغي لأحد من أهل الجنة أن يدخل الجنة ولا أحد من أهل النار عنده حق حتى أقصه منه حتى اللطمة" قال: قلنا: كيف وانما نأتي عراة غرلا، قال: "الحسنات والسيئات"، رواه الامام أحمد باسناد حسن، الغرل: جمع: أغرل، وهو: الأقلف الذي لم يختن، والبهم: جمع بهيم، وهو الذي ليس معه شيء۔

[أخرجه أحمد (١٦٠٨٥)، والطبراني كما في مجمع الزوائد (١/١٣٣)، قال البيهقي: فيه عبد الله بن محمد ضعيف، والحاكم (٣٦٣٨)، وقال: صحيح الاسناد، والضياء (١٠)، والبخاري في الأدب المفرد (٩٧٠)]

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوتے سنا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو برہنہ، بے ختنہ اور بے سروسامانی کی حالت میں جمع فرمائے گا، راوی نے کہا: ہم نے عرض کیا: بہما کیا ہے؟ فرمایا: ان کے ساتھ کچھ نہیں ہوگا، پھر انہیں ایسی آواز کے ساتھ پکارا جائے گا جسے دور والے ایسے ہی سنیں گے جیسے قریب والے سنیں گے، میں دیان ہوں (بدلہ دینے والا ہوں)، میں بادشاہ ہوں، جہنمی میں سے کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے جب کہ جنتی میں سے کسی کے پاس اس کا حق ہو یہاں تک کہ اس سے بدلہ لے لے، اور جنتی میں سے کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے جب کہ جہنمی میں سے کسی کے پاس اس کا حق ہو یہاں تک کہ اس سے بدلہ لے لے، ایک تھپڑ ہی کیوں نہ ہو۔

راوی نے کہا:

ہم نے عرض کیا: کیسے ہم برہنہ بغیر ختنہ کے حاضر ہوں گے؟ فرمایا: حسنات اور سیئات کا تبادلہ کرکے۔

الغزل: جمع اغزل؛

www.waseemziyai.com

معنی: عضوِ تناسل کے اس بالائی حصے کی کھال کو کہتے ہیں جسے نہ کاٹا گیا ہو، اور
والبھم: جمع: بہیم، معنی: وہ جس کے ساتھ کچھ نہ ہو۔

حدیث-[۳۶]

عن معاذ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ان شئتم أنبأتکم بأول مایقول اللہ تبارک و تعالی للمؤمنین یوم القیامة و أول ما یقولون له ، فان اللہ تعالی یقول للمؤمنین : ھل أحببتم لقائی؟ فیقولون : نعم یا ربنا ، فیقول : لم ؟ فیقولون : رجونا عفوک و مغفرتک ، فیقول : قد أوجبت لکم عفوی و مغفرتی۔" رواہ الامام أحمد، والطبرانی۔[أخرجه ابن المبارک (۲۷۶)، والطیالسی (۵۶۴)، وأحمد (۲۲۱۲۵)، والطبرانی (۲۵۱)، قال الھیثمی (۳۵۸/۱۰): رواہ الطبرانی بسندین أحدھما حسن، وأبو نعیم فی الحلیة (۱۷۹/۸)، والبیھقی فی شعب الایمان (۱۰۴۸)، وابن أبی الدنیا فی حسن الظن باللہ (۱۰)]

ترجمہ:

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تم چاہو تو میں تمہیں سب سے پہلی بات بتاوں جو اللہ تعالیٰ بروز قیامت مومنوں سے فرمائے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے بندے عرض کریں گے، بلا شبہ اللہ تعالیٰ مومنوں سے فرمائے گا کیا تم مجھ سے لقا (ملاقات کرنے) کو پسند کرتے تھے، تو وہ کہیں گے: اے ہمارا رب! ہاں! تو فرمائے گا کیوں؟ تو وہ عرض گزار ہوں گے: ہمیں تیری بخشش و مغفرت کی امید تھی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہارے لیے اپنی بخشش و مغفرت کو واجب کر دیا۔

حدیث-[۳۷]

عن أبی ھریرة رضی اللہ عنہ قال: جاء أعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال:

"من یحاسب الخلق یوم القیامة یا رسول اللہ؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

www.waseemziyai.com

الله عز و جل، فقال الأعرابی: نجونا ورب الکعبة، فقال: و کیف یا أعرابی
فقال: ان الکریم اذا قدر عفا۔" رواہ ابن النجار۔[أخرجه البیهقی فی الشعب (۲۶۱)،
ذکرہ المتقی فی الکنز (۳۹۷۴۹)، وعزاہ لابن النجار۔]

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، تو اس نے عرض کیا:
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن مخلوق کا محاسبہ کون کرے گا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ، تو اعرابی نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ہم نجات پا گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اعرابی کیسے؟ تو اس نے کہا بے شک کریم جب قادر ہے تو معاف فرما دے گا۔

حدیث-[۳۸]

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
"من سرہ أن یکون أقوی الناس فلیتوکل علی اللہ"، رواہ ابن أبی الدنیا فی "التوکل" [أخرجه أحمد فی الزھد (۱۷۰۶)، وابن أبی الدنیا فی التوکل علی اللہ (۱۰)]

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ قوی ہے تو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل (بھروسہ) کرے۔

حدیث-[۳۹]

عائشة۔رضی اللہ عنہا۔قالت:

www.waseemziyai.com

”من أرضى الناس بسخط الله و كله الله الى الناس، ومن أسخط الناس برضا الله كفاه الله مؤنة الناس۔“ رواہ الترمذی۔[أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء (۱۲۱۵۵)، وذکره السخاوی فی المقاصد الحسنة فيما اشتهر علی الألسنة (۱۰۴۰)]

ترجمہ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:
جو اللہ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو اسے تکلیف دینے کے لیے مقرر کردے گا اور جو لوگوں کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو تو لوگوں سے پہنچنے والی تکلیف کے سلسلے میں اللہ اس کے لیے کافی ہوگا۔

حدیث-[۴۰]

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال:

كنت أصلي والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و أبو بكر و عمر معه، فلما جلست بدأت بالثناء على الله تعالى، ثم بالصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم دعوت لنفسی، فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”سل تعطه سل تعطه۔“ [رواہ الترمذی وصححه۔]

ترجمہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:
میں نماز پڑھ رہا تھا جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) ان کے ساتھ تھے، تو جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام شروع کر دیا، پھر میں نے اپنے لیے دعا کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:
مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔

حدیث-[۴۱]

عن عبد الله بن عمر ۔رضی الله عنهما۔ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول:

www.waseemziyai.com

"ان اللہ خلق خلقه فی ظلمة، فألقی علیهم من نوره فمن أصابه من ذالک النور اهتدی ومن أخطأه ضل، فذالک أقول: جف القلم علی علم الله تعالی۔" [أخرجه ابن حبان (٦١٦٩)، والحاکم فی المستدرک (٣٠/١)، والبیهقی فی السنن الکبری (٤/٩)، والطبرانی فی مسند الشامیین (٥٣٢)]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے تاریکی میں اپنی مخلوق کو پیدا کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے نور کا فیضان جاری کیا سو جسے وہ اس نور کا فیضان ملا ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس سے تجاوز کر گیا وہ گمراہ ہو گیا، تو اسی لیے میں کہتا ہوں: اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق قلم سوکھ چکا۔

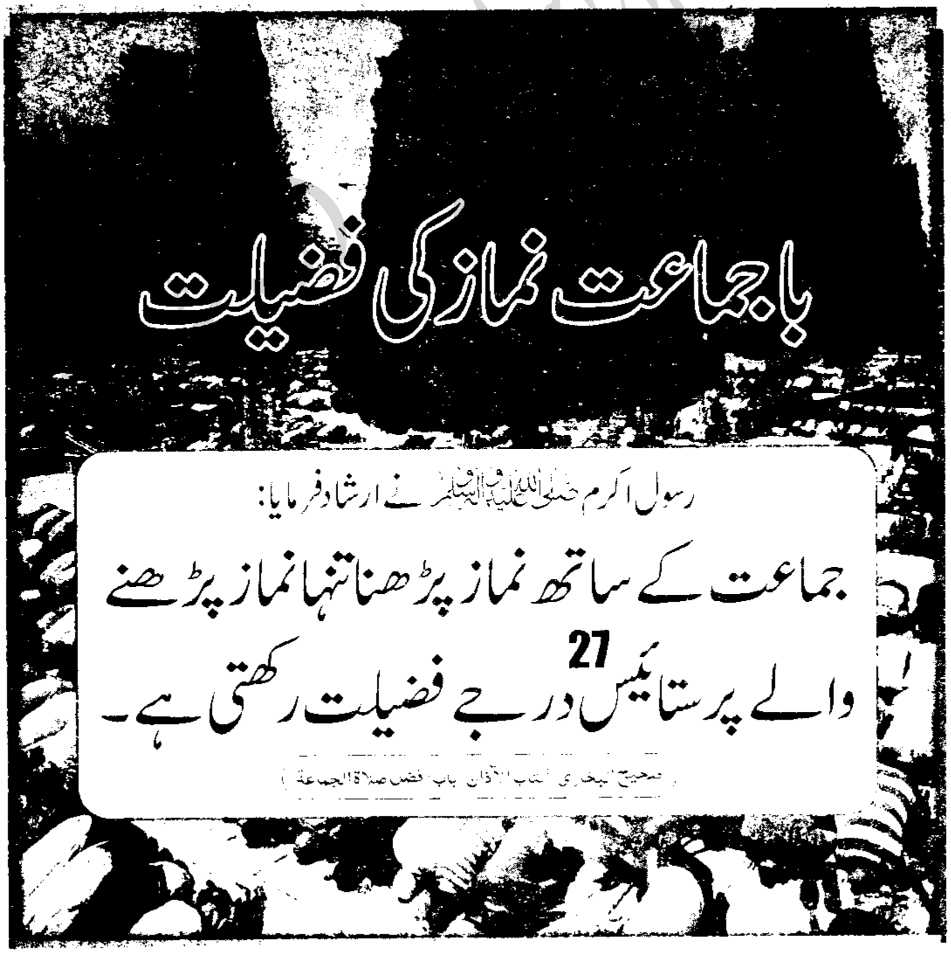

www.waseemziyai.com

ہماری دیگر مطبوعات

مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہارِ شریعت، بہادر آباد، کراچی

فون: 34124141 موبائل: 0321-3531922

www.waseemziyai.com